This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No.......................

4573

B.A. (PROGRAMME)/I **C**

URDU DISCIPLINE—Paper 1

(Modern and Medieval Poetry)

(Admission of 2004 and onwards)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

۱۔ ولی یا آتش کی شاعری پر تنقیدی مضمون تحریر کیجیے۔ ۱۰

۲۔ مومن یا حسرت کی غزل کی خصوصیات پر نوٹ لکھیے۔ ۱۰

۳۔ اختر شیرانی یا جوش ملیح آبادی کی نظم نگاری پر اظہارِ خیال کیجیے۔ ۱۰

P.T.O.

۴۔ درج ذیل میں سے کوئی پانچ کی تعریف مع مثالوں کے تحریر کیجئے: ۱۵

مقطع، بحر، تشبیہ، کنایہ، صنعتِ تضاد، تلمیح، غزل، حسن تعلیل، مجاز مرسل، قصیدہ۔

۵۔ مندرجہ ذیل اشعار میں سے کوئی پانچ کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے: ۱۰

نقشِ دیوار، کیوں نہ ہو عاشق؟
حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا

مرے سلیقے سے، میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

ہمارے پاس ہے کیا؟ جو کریں فدا تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

مگر اُس کو فریب نرگس مستانہ آتا ہے

اُلٹی ہیں صفیں، گردش میں جب پیمانہ آتا ہے

قطرہ دریا میں جو مل جائے، تو دریا ہو جائے

کام اچھا ہے وہ، جس کا کہ مآل اچھا ہے

حالِ دل، یار کو لکھوں کیوں کر؟

ہاتھ، دل سے جُدا نہیں ہوتا

غضب کیا، ترے وعدے پہ اعتبار کیا

تمام رات قیامت کا انتظار کیا

ہم رہے یاں تک تری خدمت میں سرگرم نیاز

تجھ کو آخر آشنائے نازِ بے جا کر دیا

خود کو کھویا بھی کہاں؟ عشق کو پایا بھی کہاں؟

کر سکے اہل وفا تیری تمنا بھی کہاں؟

۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی **ایک** شعری اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے: ۱۰

(الف)

کیا ہند کا زنداں کانپ رہا ہے، گونج رہی ہیں تکبیریں
اُکتائے ہیں شاید کچھ قیدی، اور توڑ رہے ہیں زنجیریں
دیواروں کے نیچے آ آ کر، یوں جمع ہوئے ہیں زندانی
سینوں میں تلاطم بجلی کا، آنکھوں میں جھلکتی شمشیریں
بھوکوں کی نظر میں بجلی ہے توپوں کے دہانے ٹھنڈے ہیں
تقدیر کے لب کو جُنبش ہے، دم توڑ رہی ہیں تدبیریں
آنکھوں میں گدا کی سُرخی ہے، بے نور ہے چہرہ سلطاں کا
تخریب نے پرچم کھولا ہے، سجدے میں پڑی ہیں تعمیریں
کیا اُن کو خبر تھی؟ زیر و زبر رکھتے تھے جو روحِ ملت کو
اُبلیں گے زمیں سے مارِ سیہ، برسیں گی فلک سے شمشیریں

(ب)

خُدائے عزّ و جل کی نعمتوں کا مُعترف ہوں میں
مجھے اقرار ہے، اُس نے زمیں کو ایسے پھیلایا
کہ جیسے بسترِ کمخاب ہو، دیبا و مخمل ہو
مجھے اقرار ہے، یہ خیمہء افلاک کا سایا
اُسی کی بخششیں ہیں اُس نے سورج چاند تاروں کو
فضاؤں میں سنوارا، اک حدِ فاصل مقرر کی
چٹانیں چیر کر دریا نکالے، خاک اسفل سے
مری تخلیق کی، مجھ کو جہاں کی پاسبانی دی
سمندر موتیوں، مونگوں سے، کانیں لعل و گوہر سے
ہوائیں مست کن خوشبوؤں سے معمور کر دی ہیں

۷۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے: ۱۰

(الف)

چاہے جو کوئی شیخ بنے، بہرِ فراغت
چھٹتے ہی، تو شعرا کا وہ مطعونِ زباں ہے
دیتا ہے دُمِ خر سے، کوئی شملے کے نسبت
گنبد سے، کوئی پگڑی کو تشبیہ کناں ہے
اور اُس کو جو دیکھے کوئی، وہ بہرِ معیشت
اس فکر و تردّد میں، ہر ایک زماں ہے
پوچھے ہے مریدوں سے یہ، ہر صبح کو اُٹھ کر
ہے آج کدھر عُرس کی شب؟ روز کہاں ہے؟
تحقیق ہوا عُرس، تو کر داڑھی میں کنگھی
لے خیلِ مُریداں گئے وہ، بزمِ جہاں ہے

(ب)

یک بہ یک بجا، فوج میں گرجے بادل
کوہ تھرّائے، زمیں ہل گئی، گونجا جنگل

پھول ڈھالوں کے چمکنے لگے، تلواروں کے پھل
مرنے والوں کو نظر آنے لگی شکلِ اجل

واں کے چاوُش، بڑھانے لگے دِل لشکر کا
فوجِ اسلام میں نعرہ ہوا، ''یا حیدر'' کا

شور میدانیوں میں تھا، کہ دپرو! نکلو!
نیزہ بازی کرو، رہواروں کو پھیرو! نکلو!

نہر قابو میں ہے، اب پیاسوں کو گھیرو! نکلو!
غازیو! صف سے بڑھو، غول سے شیرو! نکلو!

رُستمو! دادِ وغا دو، کہ یہ دن داد کا ہے
سامنا، حیدرِ کرّار کی اولاد کا ہے